تاخلافت کی بِنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

جلد ۲ شمارہ ۴۰

۱۱ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

مدیر
اقتدار احمد

معاون مدیر
حافظ عاکف سعید

یکے از مطبوعات
تنظیمِ اسلامی

مرکزی دفتر: ۶۷۔ اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور

مقامِ اشاعت
۳۶۔ کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور
فون: ۸۵۶۰۰۳

پبلشر: اقتدار احمد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع مکتبہ جدید پریس ریلوے روڈ لاہور

قیمت: پچاس پیسے

ندائے خلافت کا یہ شمارہ معاونین
تحریک خلافت کے لئے خاص ہے

ایڈیٹر کے ڈیسک سے

ملک کی آبادی کی عظیم اکثریت الیکشن کے بخار میں مبتلا ہے بلکہ بہت سے لوگوں پر تو جذبات کی حدت نے سرسام کی سی کیفیت طاری کردی ہے۔ ہمارے قارئین بھی اور خود ہم اللہ کے فضل و کرم سے چونکہ مفادات کی اس چومکھی لڑائی میں فریق نہیں لہٰذا ایک اعتبار سے تو عافیت میں رہے لیکن وطن کے مستقبل کی فکر پہلے سے زیادہ دامن گیر ہے۔ کیا ان لوگوں کے ہاتھوں میں یہ ملک خداداد محفوظ رہ سکے گا جس سے ہماری آرزوئیں وابستہ ہیں' جہاں سے ہم احیائے اسلام کی عالمی تحریک کے آغاز کے خواب دیکھ رہے ہیں اور جہاں ہم نظام خلافت کے قیام کے ذریعے انسانیت کے لئے ایک مینارۂ نور تعمیر کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں؟۔ بے خدا سیاست کا سرکس بھی اس بار پہلے سے بڑھ کر تماشے دکھا رہا ہے لیکن کاش اللہ والوں کی متاع دین و دانش لٹنے کے یہ روح فرسا مناظر نہ دیکھنے پڑتے جو موجودہ انتخابی مہم نے دکھائے اور جن کا حاصل دین و مذہب کی رسوائی کے سوا کچھ نہ ہو گا۔

زیر نظر شمارے کے آپ تک پہنچنے تک کم از کم قومی اسمبلی کے نتائج تو سامنے آچکے ہوں گے۔ ہمیں معلوم ہے کہ پرنالہ وہیں گرے گا جہاں پہلے گرتا تھا۔ اسلام کے حق میں کسی خیر کے برآمد ہونے کی تو کوئی موہوم امید بھی نہیں' ایک مستحکم سیاسی حکومت ہی قائم ہو جائے تو غنیمت ہے۔ ہم نے انتخابات کی اس بوجھل فضا میں "ندائے خلافت" کے معمول کے شمارے کا ناغہ کرلینا مناسب سمجھا ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری باتیں اس ہنگامے کے سرد ہو جانے کے بعد زیادہ بہتر طور پر سمجھی جائیں گی بلکہ نتائج اپنے مونہہ سے بولتے ہوں گے کہ قوم کے اصل غم خوار اور خیر خواہ وہ لوگ ہیں جو انتخاب کی بجائے انقلاب کی بات کرتے ہیں اور صرف بات ہی نہیں کرتے' اپنی توانائیوں کو انقلابی جدوجہد میں کھپاتے بھی ہیں۔ پاکستان کا استحکام -------- بلکہ جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ بقا بھی ------- اسلام سے وابستہ ہے اور ان انتخابات کے نتائج سے یہ حقیقت اور بھی مبرہن ہو جائے گی کہ اسلام یہاں انتخابات کے راستے سے نہیں بلکہ انقلابی جدوجہد کے ذریعے آئے گا --- ہمارا اگلا شمارہ ان شاء اللہ الیکشن ۹۳ء کے سیاسی پہلو پر سیر حاصل تبصروں کے علاوہ اپنے قارئین کے ان جذبات کی ترجمانی بھی کرے گا جنہیں اسلام کے حق میں الیکشن کے میزانیہ نفع و نقصان کو دیکھ لینے کے بعد زبان پر لانا زیادہ آسان ہو گا۔

اس خصوصی شمارہ کا اصل مقصد معاونین تحریک خلافت تک اس ایک روزہ تربیتی مجلس کی روداد پہنچانا ہے جو ۶ / ستمبر کو حلقہ لاہور کی خلافت کمیٹی کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ امید ہے کہ دوسرے مقامات پر بھی اسی نوع کی مجالس کا اہتمام کیا جاتا رہے گا تاکہ ساتھیوں کی ذہنی تربیت اور نظریاتی پختگی کا کام بھی دوسری سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ جاری رہے۔ ○○

لاہور میں تحریک خلافت پاکستان کا

ایک روزہ تربیتی پروگرام

قومی تعطیل کا دن ملی مسائل پر سوچ بچار میں گزرا

وقائع نگار

تحریک خلافت پاکستان کے سیکرٹری جنرل جناب عبدالرزاق صاحب کی زیر صدارت ایک مشاورتی اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ سرکاری تعطیلات میں معاونین کے دعوتی یا تربیتی اجتماعات منعقد کئے جانے چاہئیں تاکہ زیادہ سے زیادہ معاونین کو فعال بنایا جا سکے۔ ان ایام میں کبھی مختصر وقت کی تربیت گاہیں منعقد کر کے ان کی تربیت کی جائے اور کبھی انہیں میدان عمل میں نکال کر ان سے جہاد باللسان کروایا جائے۔ لہٰذا ۱۴ اگست کو جو یوم آزادی کے طور پر منایا جاتا ہے، خلافت ریلی منعقد کی گئی جس کی تفصیلات "ندائے خلافت" میں آ چکی ہیں۔ اس وقت ۶ ستمبر کے تربیتی پروگرام کی تفصیلات عرض کرنی ہیں جو قرآن آڈیٹوریم گارڈن ٹاؤن لاہور میں صبح ۹ بجے سے ظہر کی اذان تک جاری رہا۔

۹ بجے مرحوم قاری عبدالباسط عبدالصمد کی تلاوت (بذریعہ وڈیو) سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ قاری صاحب سورہ واقعہ کی تلاوت کر رہے تھے۔ قرآن پاک کی اپنی حلاوت اور شرینی میں قاری صاحب اپنی آواز سے ایسا جادو جگا رہے تھے کہ تلاوت کے لئے مخصوص پندرہ منٹ نجانے کب اور کیسے پچیس منٹ میں تبدیل ہو گئے۔ نو بجکر پچیس منٹ پر بھی تلاوت کا ختم کیا جانا اکثر حاضرین کو جن کی تعداد اب خاصی بڑھ چکی تھی، ناگوار سا گزرا۔ کمپئر کے فرائض مرزا ایوب بیگ انجام دے رہے تھے جنہوں نے جنرل ایم ایچ انصاری سے جو تحریک خلافت کے ناظم اعلیٰ ہیں، کرسی صدارت پر تشریف لانے کی درخواست کی۔ ان کے بائیں ہاتھ سیکرٹری جنرل تحریک خلافت عبدالرزاق صاحب نے نشست سنبھالی۔

سب سے پہلے اس تربیتی اجتماع کی غرض و غایت بیان کی گئی سیکرٹری تحریک خلافت حلقہ لاہور نے پچھلے ۴ ماہ کی رپورٹ پیش کی جس کا مختصر خلاصہ یہ تھا کہ یکم مئی ۹۳ء کو صبح ۹ بجے ملتان کی سپورٹس گراؤنڈ میں آل پاکستان خلافت ریلی اور کنونشن منعقد ہوا تھا جس میں مرکزی خلافت کمیٹی کا چناؤ ہوا اور اس کے نتیجے میں علاقائی خلافت کمیٹیاں بھی وجود میں آئیں۔ اس طرح اب خلافت کے پیغام کو عام کرنے اور اس کو منظم کرنے کی ذمہ داری علاقائی خلافت کمیٹیوں کے سپرد ہوئی۔ یکم مئی ۹۳ تک حلقہ لاہور ڈویژن میں معاونین کی تعداد ۵۷۵ تھی، اس وقت یہ تعداد ۶۷۵ ہے، گویا ان چار ماہ میں ایک سو معاونین کا اضافہ ہوا۔ بدھ ۱۹ مئی ۹۳ء کو دفتر تحریک خلافت حلقہ لاہور ۴ اے مزنگ روڈ میں خلافت کمیٹی حلقہ لاہور ڈویژن کے اراکین کا پہلا اجلاس ناظم تحریک حلقہ لاہور جناب ایوب بیگ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں عاملہ کے عہدیداران کا تقرر ہوا اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل طے کیا گیا۔ ماہ جولائی ۹۳ء کو ایک اجلاس میں ناظم تحریک نے لاہور شہر کو گیارہ زونوں میں تقسیم کر کے نقبائے تحریک مقرر کئے تاکہ دعوتی و تحریکی کام کو چھوٹی سے چھوٹی سطح سے اٹھایا جا سکے۔

ان گیارہ زونوں میں ہفتہ وار دعوتی اجتماعات باقاعدگی سے منعقد ہو رہے ہیں۔ جنہیں نقبائے تحریک Conduct کرتے ہیں۔ نقبائے تحریک اپنے اپنے زون کے معاونین سے رابطہ کر کے انہیں دعوتی و تحریکی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ ۳ اگست ۹۳ء کو سیکرٹری تحریک خلافت غازی محمد وقاص نے دو معاونین کے ساتھ پتوکی، اوکاڑہ اور ساہیوال میں مقیم معاونین سے رابطہ کی غرض سے دو روزہ دورہ کیا اور وہاں لائبریری و دفاتر کے قیام کا جائزہ بھی لیا۔ الحمدللہ یہ دورہ بے حد کامیاب رہا۔

ماہانہ ایک روزہ تربیتی و دعوتی پروگرام

ہر ماہ لاہور شہر کی کسی مسجد میں منعقد کیا جاتا ہے۔ اس پروگرام کا آغاز جمعرات کو نماز عشاء کے بعد حاضرین سے عمومی خطاب کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس نوعیت کے پروگرام مئی، جون اور جولائی میں لاہور شہر کی مختلف مساجد میں منعقد کئے گئے۔

ماہانہ دعوتی پروگرام

یہ پروگرام ہر ماہ بعد نماز مغرب لاہور شہر میں کسی مشہور چوک کے نزدیک کارنر میٹنگ کی صورت میں منعقد کیا جاتا۔ مزنگ، شادباغ اور گرین ٹاؤن میں یہ پروگرام ہر ماہ منعقد کئے گئے جن میں اوسطاً ۶۰ احباب نے شرکت کی۔

جلسہ ہائے خلافت

۱۲ جولائی ۹۳ء کو مون مارکیٹ علامہ اقبال ٹاؤن میں بعد نماز عشاء جلسہ خلافت منعقد کیا گیا جس سے میجر جنرل ایم ایچ انصاری صاحب اور داعی تحریک ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے خطاب کیا۔ یہاں حاضرین کی تعداد ۵۰۰ سے زائد تھی۔

جلسہ خلافت

۲۶ اگست ۹۳ء کو والٹن ٹریننگ سکول کے سامنے منعقد کیا گیا۔ مرکزی کمیٹی کے ناظم بیت المال معین الدین شاہ صاحب اور ناظم اعلیٰ تحریک خلافت میجر جنرل انصاری صاحب نے خطاب کیا۔ یہاں حاضرین کی تعداد ۴۰۰ کے قریب تھی۔

خلافت ریلی

۱۴ اگست کو یوم آزادی کی مناسبت سے حلقہ لاہور نے عوام الناس کو آزادی کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے کی غرض سے موٹر سائیکل اور گاڑیوں پر خلافت ریلی منعقد کی۔ اس ریلی کا آغاز سوا چار بجے سہ پہر مسجد شہدا سے ہوا جس کی قیادت تحریک خلافت پاکستان کے ناظم اعلیٰ میجر ایم ایچ انصاری صاحب، ناظم بیت المال معین الدین شاہ صاحب، سیکرٹری جنرل عبدالرزاق صاحب اور ناظم تحریک حلقہ لاہور مرزا ایوب بیگ صاحب نے کی۔ ریلی تقریباً ۵۰ موٹر سائیکل اور ۲۰ گاڑیوں پر مشتمل تھی۔ ریلی کا پہلا پڑاؤ نماز عصر کے

وقت شملہ پہاڑی کی مسجد میں ہوا۔ نماز سے فارغ ہو کر قافلہ پھر اسی طرح رواں دواں ہوگیا۔ چوک لکشمی میں ناظم اعلیٰ میجر جنرل انصاری صاحب نے خطاب کیا۔ پھر اگلے چوک گوالمنڈی میں جناب نعیم اختر عدنان نے خطاب کیا اور ناظم بیت المال معین الدین شاہ صاحب نے بھاٹی چوک میں خطاب کیا۔ ریلی کا اختتام بوقت نماز مغرب جامع اشرفیہ نیلا گنبد میں ہوا۔ نماز مغرب کے بعد مرزا ایوب بیگ ناظم حلقہ لاہور کے اختتامی خطاب اور دعا پر یہ پروگرام بفضل تعالیٰ بخیر و خوبی انجام کو پہنچا۔

کارکردگی کی رپورٹ کے بعد اس دن کا دلچسپ ترین اور سب سے مفید پروگرام کا آغاز ہوا۔ معاونین کو چند موضوعات دیئے گئے اور ان سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے پسندیدہ موضوع پر ۵ سے ۱۰ منٹ تک خطاب کریں۔ موضوعات کی ترکیب و ہیئت سوالنامے کی طرز پر تھی لہٰذا بعض معاونین نے یہ خیال کیا کہ انہیں ان سب سوالات کا جواب دینا ہے چنانچہ انہوں نے ایک ایک کر کے تمام موضوعات پر اظہار خیال شروع کر دیا۔ مقررین کے اس انداز نے اسے مزید دلچسپ بنا دیا۔ موضوعات مندرجہ ذیل تھے جنہیں سہولت کے لئے سوالات کی شکل میں ڈھال دیا گیا تھا:

(۱) تحریک پاکستان کا اصل جذبہ معرکہ کیا تھا؟

(۲) ہماری دینی و سیاسی جماعتیں طویل جدوجہد کے باوجود اسلامی نظام نافذ کرنے یا کروانے میں کیوں ناکام رہیں؟۔

(۳) گیارہ سالہ مارشل لاء جسے لوگ اسلامی مارشل لاء بھی کہتے ہیں' اسلام کے نفاذ میں کیوں ناکام رہا؟

(۴) کیا محض دعوت و تبلیغ سے اسلام کو بحیثیت نظام نافذ کیا جاسکتا ہے؟۔

(۵) پاکستان میں اصلی' واقعی اور حقیقی اسلام کس طرح نافذ کیا جاسکتا ہے؟

پہلے موضوع یا سوال پر لوگوں نے جو کچھ کہا اس کا کمپئر نے یوں خلاصہ نکالا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ تحریک پاکستان میں ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کی اقتصادی ناکہ بندی نے مسلمانوں میں یہ خوف پیدا کر دیا کہ کہیں آزادی کے بعد بڑی قوم چھوٹی قوم کو نگل نہ جائے لیکن اس کے باوجود تحریک پاکستان کا اصل جذبہ محرکہ اسلام ہی تھا کیونکہ خالصتاً دینی جذبہ کے علاوہ جس چھوٹی قوم کو بڑی قوم کی طرف سے نگلے جانے کا خطرہ تھا اس کی قومیت کی بنیاد مذہب اسلام ہی تھا۔ لہٰذا تحریک پاکستان کا اصلی جذبہ محرکہ اسلام ہی بنتا ہے۔

دوسرے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے جو بات سامنے آئی اس کا حاصل یہ تھا کہ دینی و سیاسی جماعتیں طویل جدوجہد کے باوجود اسلام کو بحیثیت نظام پاکستان میں اس لئے نافذ نہ کروا سکیں کہ وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ الیکشن میں حصہ لیا جائے تو کامیاب ہو کر عنان حکومت سنبھال کر ملک میں بذریعہ طاقت اسلام نافذ کیا جاسکتا ہے حالانکہ بات بالکل سیدھی سی ہے کہ اولاً بذریعہ انتخاب دینی سیاسی جماعتوں کا برسراقتدار آنا تقریباً ناممکن ہے اس کے لئے دلائل میں کتاب لکھی جاسکتی ہے لیکن یہ کہ ہماری ۴۶ سالہ تاریخ اس کی خود شہادت دے رہی ہے کہ ہماری دینی جماعتیں انتخابات کے ذریعے اس کے علاوہ کچھ حاصل نہ کرسکیں کہ کبھی کسی ایک جماعت کو کندھا دیا اور اقتدار کے ایوان میں بیٹھا دیا اور کبھی کسی دوسری جماعت سے مل کر دوسرے فریق کو ایوان اقتدار سے باہر گھسیٹ لیا۔ اس کے علاوہ آج تک اور کچھ حاصل نہیں کیا جاسکا۔ یہاں تک کہ ۱۹۹۰ء میں اسلامی جمہوری اتحاد نے دینی جماعتوں کے تعاون سے تاریخی مینڈیٹ حاصل کیا لیکن دینی جماعتوں کی مدد سے اصلاً برسراقتدار آنے والی مسلم لیگ اور اس کے سربراہ نواز شریف نے شریعت ایکٹ کے نام سے اسلام کے ساتھ جو مذاق کیا' وہ بھی اپنی مثال نہیں رکھتا۔ بہرحال اب تو تجربے نے یہ بات بہت ہی آسان کردی ہے کہ اسلام کے نفاذ میں کوئی پیش رفت انتخابات اور جمہوریت کا سفر طے کرکے نہیں کی جاسکتی۔

اگلے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کچھ یوں اظہار خیال کیا گیا کہ مارشل لاء کے گیارہ برسوں میں اسلام کا اتنا زیادہ شور مچانے کے باوجود عملاً پیشرفت اس لئے نہ ہوسکی کہ حاکم وقت اسلام کو اپنی کرسی کے گرد گھمانا چاہتا تھا یعنی یہ کہ اسلام کی جو باتیں اسکی کرسی کے لئے خطرہ نہ بنتیں' ان کا تو بہت ڈھنڈورا پیٹا جاتا لیکن اسلامی نظام کا وہ حصہ جس کے اپنانے سے ان کی کرسی کو خطرہ ہوتا تھا اسے گیارہ سال ٹالتے ہی رہے۔ مثلاً لوگوں کو صوم وصلواۃ کا پابند ہونے کا بہت کہا گیا۔ دفتروں میں نمازوں کا وقفہ وغیرہ اور ناظم صلواۃ وغیرہ کا تقرر ہوا لیکن سود کا معاملہ ٹال دیا گیا۔ گویا نہ صرف یہ کہ اس اسلامی مارشلائی دور میں اسلام کی طرف کوئی پیش رفت نہ ہوسکی بلکہ یہ کہ ضیاءالحق کی تمام تر کامیابیاں اسلام کے کھاتے میں ڈال دی گئیں۔

اگلے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے مقررین نے واضح طور پر اعتراف کیا کہ محض دعوت و تبلیغ سے کوئی نظام واقعتاً بدلنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ کسی نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے دعوت و تبلیغ کی حیثیت بنیادی ہے اور آغاز کار یقیناً اسی سے کرنا ہوگا لیکن یہ بعض حضرات کی سادگی اور خام خیالی ہے کہ محض دعوت و تبلیغ سے کام لیا جائے تو ایک وقت آئے گا کہ اکثریت نیک اور پارسا لوگوں کی ہوجائے گی اور انقلاب خود بخود آجائے گا۔ اولاً تو انسانی تاریخ ایسی کوئی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے کہ کبھی محض دعوت و تبلیغ سے کسی معاشرے میں انقلاب آیا ہو' آدم سے لیکر اس دم تک یہ کام آج تک نہیں ہوا۔ پھر یہ کہ نبی اکرم ﷺ سے زیادہ بڑا مبلغ' داعی' معلم 'مزکی اور انسانی نفسیات سے واقف کون ہوسکتا ہے لیکن مکہ میں آپ کی ۱۳ سالہ دعوت و تبلیغ سے صرف ۱۰۰ کے لگ بھگ افراد آپ کی طرف مائل ہوئے اور آپ کو ہجرت پر مجبور ہونا پڑا۔ پھر یہ کہ مدینہ میں تلوار کو نیام سے نکالا' خون دیا بھی خون لیا بھی' تب جاکر ۸ھ میں فتح مکہ کے ساتھ انقلاب آیا' تو اور کس کے بس کی بات ہوگی کہ وہ محض دعوت سے انقلاب برپا کردے۔

اگلا موضوع مقررین کو خاصا دشوار محسوس ہوا اور وہ اسے بیان کرنے سے گریز کرتے رہے یا سعی نہ کرسکے۔ اس موضوع پر تفصیلی گفتگو پھر ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے کی اور خوب کی۔ ڈاکٹر عبدالخالق کی تقریر ایک طرح ان لوگوں کو جواب بھی تھا جو کہتے ہیں کہ تنظیم اسلامی "ون مین شو" ہے اور اس میں ڈاکٹر اسرار احمد کے علاوہ کوئی اچھا مقرر یا خطیب نہیں ہے۔ قارئین کی سہولت کے لئے میں اس موضوع کو دہرائے دیتا ہوں۔ "پاکستان میں اصلی حقیقی اور واقعی اسلام کا نفاذ کس طرح ممکن ہے" اس موضوع پر ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی پاکستان نے اپنی انتہائی سادہ اور سلیس گفتگو میں قرآن و حدیث کی اصطلاحات کا سہارا لئے بغیر عملی پہلوؤں کو سامعین کے سامنے رکھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نظام خلافت کے داعی ہیں اور جس کو ہم نافذ اور

WEEKLY "NIDA-E-KHILAFAT" LAHORE
36-K, Model Town Lahore- 54700 Regd:No L. 9184

قائم کرنے کے متمنی ہیں' وہ اس نظام سے جو اس وقت پاکستان میں قائم ہے بالکل مختلف ہے۔ یہ غیر اسلامی نظام ہے انہوں نے کہا کہ میں صرف عائلی قوانین کا حوالہ دینا کافی سمجھوں گا۔ ۶۲ء میں ایک آمر نے غیر شرعی عائلی قوانین نافذ کیے جو ۳۲ سال سے نافذ چلے آرہے ہیں۔ ہمارے علماء اسمبلیوں میں پہنچے بھی لیکن ان قوانین کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی عمل سے چہرے تبدیل ہو جاتے ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ اسی نظام کو کچھ بہتر لوگوں کے حوالے کر سکتے ہیں لیکن نظام میں کوئی بنیادی تبدیلی آخر کیوں کر آسکتی ہے جبکہ وہ لوگ اسمبلیوں میں موجود ہیں جن کے مفادات اس باطل نظام سے وابستہ ہیں انہوں نے کہا کہ ممبران اسمبلی کو ایسے دستور کو برقرار رکھنے کا حلف اٹھانا پڑتا ہے جو قرآن اور سنت سے متصادم ہے۔ انہوں نے کہا کہ دینی تبدیلی لائے بغیر اور اقتدار بلا شرکت غیرے حاصل کئے بغیر نظام میں تبدیلی لانا ممکن نہیں۔ انہوں نے سیرت سے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ مشرکین مکہ حضور ﷺ کو اپنا بادشاہ تسلیم کرنے پر رضامند ہو گئے تھے بشرطیکہ ان کے مفادات پر ضرب نہ لگے۔ کہا جاسکتا ہے کہ حضور بادشاہت قبول کر کے طاقت کے زور پر انہیں بدلنے کی کوشش کرتے لیکن حضور نے مشرکانہ نظام کی کوئی بات بھی کسی درجہ میں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اقبال کے اس شعر کا حوالہ دیتے ہوئے کہ ۔

باطل دوئی پسند ہے حق لا شریک ہے
شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول

انہوں نے کہا کہ یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انقلابی عمل میں سے اسلام بحیثیت نظام وطن عزیز میں نافذ ہو سکتا ہے' اسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لازمی مراحل یہ ہیں کہ:

(۱) نظام خلافت کی دعوت عام کی جائے' انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر۔

(۲) اللہ کے ایسے بندوں کی تربیت کرنے کی ضرورت ہے جو خوف خدا رکھتے ہوں اور اللہ کے دین کے لئے بھاگ دوڑ کر سکتے ہوں۔

(۳) مقابلہ ایسے بھیڑیوں سے ہے جن کے منہ کو خون لگ چکا ہے۔ یہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں' اپنے مفادات کے تحفظ کے بارے میں اندر سے یہ سب ایک ہیں۔

پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف اور اقتدار کا مشترکہ واک آؤٹ اور قوانین کی زرعی ٹیکس لگانے کی کوششوں کا حشر آپ کے سامنے ہے۔ مخالفت صرف اس بات پر ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ کھا گیا۔ اس باطل نظام کی پشت پر فوج سمیت تمام قوتیں ہیں۔ ان کے مقابلے کے لئے ایک مضبوط تنظیم کی ضرورت ہے' ایک حزب اللہ کی ضرورت جو سمع و طاعت میں بندھے ہوں۔ منظم تربیت یافتہ' اللہ کے بندے اس کے نظام کو قائم کرنے کے لئے سب کچھ نچھاور کرنے والے جب ایک قوت بن کر میدان میں نکلیں گے اور اس جذبے سے نکلیں گے کہ یا اسلامی نظام نافذ کردو وگرنہ اب باطل نظام ہم مزید برداشت نہیں کر سکتے جسے قائم رکھنے کے لئے اب تمہیں ہماری لاشوں پر سے گزرنا ہوگا۔ یہی اور صرف یہی اسلامی انقلاب برپا کرنے کا واحد طریقہ ہے۔ ہر شخص غور کرے اور اگر کوئی اور طریقہ ہے تو سامنے لائے مگر تنظیم اسلامی میں شمولیت کے لئے اس پر حجت قائم ہو چکی ہے اور اپنی غفلت و سستی کا اس کو اللہ کے ہاں جواب دینا ہوگا۔

آخر میں جنرل ایم ایچ انصاری نے صدارتی خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ انجمن کی سطح پر ہم قرآن کا پیغام پھیلا رہے ہیں' تنظیم کی سطح پر ہم مساجد میں اجتماعات کر رہے ہیں' تحریک خلافت کی سطح پر اب ہمیں باہر میدان میں نکل کر اپنی دعوت کو اجتماعی اور انفرادی دونوں سطحوں پر بھرپور طریقے سے پھیلانا چاہئے۔ ظہر کی اذان کی وجہ سے انہیں اپنا خطبہ مختصر کرنا پڑا۔ بہرحال یہ بات حاضرین پر کھل کر سامنے آ گئی کہ کرنے کا اصل کام کیا ہے؟۔ اور یہ کہ اللہ اور رسول سے محبت کا اصل تقاضہ کیا ہے؟ اجتماعی دعا کے ساتھ اس مجلس کو برخواست کر دیا گیا جو فکری تربیت کے لحاظ سے بہت مفید رہی۔ OO

جلسہ خلافت راولپنڈی

۱۴ اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب' بمقام البدر ہوٹل نزد کمیٹی چوک
تحریک کے ناظم اعلیٰ جنرل (ریٹائرڈ) ایم ایچ انصاری خطاب فرمائیں گے
اور واضح کریں گے کہ انہوں نے جمعیت علمائے پاکستان سے برسوں کی وابستگی ختم کر کے انتخابی سیاست کے بجائے انقلابی جدوجہد کا راستہ کیوں اختیار کیا؟

معاونین خلافت سے استدعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو ساتھ لائیں

دیگر مقررین: شمس الحق اعوان۔ عبدالرزاق

المعلن : تحریک خلافت پاکستان' حلقہ راولپنڈی ڈویژن